کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیبِ اعظم

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

سے سرفراز فرماتے رہیں گے تو ہم جلد اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں گے۔ وما توفیق الا باللہ

دعا گو

احقر الزمن سیّد ظفر حسن نقوی

مترجم کتاب ہذا

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر .. .. ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد ۲ کراچی

مطبع .. .. قریشی آرٹ پریس ناظم آباد ۲ کراچی

کتابت .. .. سیّد شبیہ الحسن نقوی امروہوی

سال اشاعت .. .. دسمبر ۲۰۰۴ء بار سوم

ہدیہ .. .. (۲۱۰) دو سو دس روپے

پلتے آپ بیچھے رہتے اور ہمیشہ قبلہ رو ہو کر بیٹھتے اور جو ملنے آتا اس کا اکرام کرتے یہاں تک کہ اس کے لیے اپنا کپڑا بچھا دیتے اور خوشی ہو یا ناراضی سوائے حق بات کے نہ کہتے ککڑی کو کھجور یا نمک سے کھاتے میووں میں سب سے زیادہ مرغوب رطب، خربوزہ اور انگور تھا اور زیادہ چھوارا۔ دودھ کے ساتھ چھوارا کھاتے تھے اور ان دونوں کو اطیبین فرماتے تھے اور جب طعام لحم تھا ثرید اور گوشت تناول فرماتے تھے۔ شکار کا گوشت کھاتے تھے مگر شکار کرتے نہیں تھے اور روٹی اور روغن کھاتے تھے اور بکری کا شانہ اور دست زیادہ پسند فرماتے تھے اور سرکہ مرغوب تھا اور ترکاریوں میں ساگ اور بینگن۔

مزاح :- حضور مزاح بھی فرماتے تھے مگر ہمیشہ حق بات کہتے تھے۔

ایک حبشی غلام سفر میں آپ کے ساتھ تھا جو تھک جاتا اپنا کچھ بار اس پر لاد دیتا جب حضرت اس کی طرف سے گزرے تو فرمایا تو سفینہ ہے اور اسے آزاد کر دیا۔

ایک شخص کے پیچھے سے شانے پکڑ کر کہا اس عبد کو کون خریدتا ہے اور مراد آپ کی عبد سے عبداللہ تھی۔

ایک شخص سے آپ نے کہا بھولنا مت اے دونوں کانوں والے۔

ایک عورت نے اپنے شوہر کا ذکر آپ سے کیا فرمایا وہی ہے جس کی دونوں آنکھوں میں سفیدی ہے اس نے کہا ایسا تو نہیں ہے جب اپنے شوہر سے ذکر کیا تو اس نے کہا سچ تو ہے کیا میری آنکھوں میں سیاہی سے زیادہ سفیدی نہیں۔

ایک اونٹ کو دیکھا اس پر گیہوں بار ہیں فرمایا ہریسہ جا رہا ہے (ہریسہ کھانا گیہوں سے تیار ہوتا ہے)

بلال کو دیکھا ان کا پیٹ آگے کو نکلا ہے فرمایا ام جنین۔

امام حسین علیہ السلام کی دونوں ہتھیلیاں پکڑ کر فرمایا حبقة حبقة ترق عين بقه

کسی بی بی نے آپ کے ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا اللہ کی حمد کر دا اور دلہنوں کی طرح دامن کھینچ کر چلو انصار کی ایک بوڑھی عورت نے کہا خدا سے میرے جنت میں جانے کے لیے دعا کیجئے۔ حضرت نے فرمایا بوڑھی عورت جنت میں نہ جائے گی وہ رونے لگی آپ نے فرمایا کیا تو نے نہیں سنا اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا (سورہ الواقعہ ۵۶/۲۲) یعنی وہاں جوان ہو کر جائے گی ایک اشجعیہ عورت سے آپ نے فرمایا عورت جنت میں نہ جائے گی وہ رونے لگی بلال نے اس کا حال حضرت سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اور کالا آدمی بھی جنت میں نہ جائے گا پس دونوں ایک جگہ بیٹھ کر رونے لگے عباس نے یہ حال آنحضرت سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا اور بوڑھا بھی نہ جائے گا پھر ان سے فرمایا کہ بوڑھے جوان ہو کر اور کالے گورے بن کر جائیں گے۔

ایک سفر میں ایک شخص نے کہا حضور مجھے کوئی سواری دیجئے فرمایا ہم تمہیں اونٹنی کا ایک بچہ سواری کے لیے دیں گے اس نے کہا میں بچہ کیا کروں گا فرمایا اونٹ بھی اونٹنی کا ہی بچہ ہوتا ہے۔

ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ قرب قیامت میں جب دجال لوگوں کے پاس ایسی حالت میں ثرید لائے گا جب کہ سب بھوک

سے ہلاک ہو رہے ہوں گے تو حضور اس وقت کیا ہوگا۔ کیا از روئے زہد و تعفف اس وقت بھی رکنا پڑے گا یہ سن کر حضرت ہنسے اور فرمایا۔ گھبرا مت جس چیز سے اللہ مومنین کو اس سے بے پروا بنائے گا تجھے بھی بنائے گا۔

خالد قسری کے دادا نے ایک عورت کا بوسہ لیا اس نے آنحضرتؐ سے شکایت کی آپ نے اس شخص کو بلایا اس نے اقرار کیا اور کہا کہ اگر وہ بدلہ لینا چاہتی ہے تو شوق سے لے حضرت مسکرائے اور پھر اس سے عہد لیا کہ آئندہ ایسا نہ کرے گا اور معاف کر دیا۔

صہیب کو آپ نے چھوارے کھاتے دیکھا فرمایا تمہاری آنکھیں دُکھ رہی ہیں اور چھوارے چاب رہے ہو انہوں نے کہا حضور جو آنکھ دُکھ رہی ہے میں ادھر سے نہیں چاب رہا۔

حضورؐ نے ابوہریرہ کو مزاحِ عرب سے منع کیا انہوں نے آنحضرتؐ کا جوتا چُرا لیا اور اس کو کھجوروں کے بدلہ میں رہن کر کے کھانے لگے۔ حضرت نے فرمایا اے ابوہریرہ کیا کھا رہے ہو۔ انہوں نے کہا نعلین رسولؐ۔

سویبط مہاجری نے نعیمان بدری سے کہا مجھے کھانا دو سفر میں انہی کے پاس توشہ تھا اس نے کہا اصحاب کو آ جانے دو۔ جب وہ ایک قوم کی طرف سے گزرے تو سویبط نے ان سے کہا میں اپنا ایک غلام بیچنا چاہتا ہوں کیا تم خریدنا چاہتے ہو انہوں نے کہا ہاں سویبط نے کہا اس غلام کی عادت ہے کہ ہر کسی سے کہتا ہے میں آزاد ہوں اگر تم سے ایسا کہے تو مارنا اسے الغرض انہوں نے خرید لیا اور اس کے گلے میں رسی ڈال دی اور اپنے ساتھ لے جانے لگے۔ نعیمان نے کہا یہ تمہارے ساتھ مذاق کر رہا ہے میں آزاد ہوں انہوں نے کہا اس کے متعلق ہمیں پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے اور اسے کھینچنے لگے۔ لوگ دوڑ پڑے اور اسے آزاد کرایا جب حضرت نے سنا تو کچھ دیر ہنستے رہے۔

مخرمہ بن نوفل اندھا تھا اس نے کہا مجھے پیشاب کی حاجت ہے کوئی پیشاب گاہ تک مجھے پہنچا دے نعیمان پکڑ کر اسے مسجد کے آخری حصہ میں لے گیا اور کہا یہی جگہ ہے اس نے پیشاب کیا لوگوں نے غل مچایا اس نے پوچھا مجھے یہاں کون لایا تھا کہا نعیمان اس نے کہا میں ضرور اپنی لاٹھی خدا کی قسم اسے ماروں گا جب نعیمان کو یہ معلوم ہوا تو اس کے پاس آ کر کہنے لگا کیا تم کو نعیمان کی تلاش ہے اور میں بتاؤں عثمان مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے وہ ان کے قریب لے کر پہنچا اور کہا جس کی تلاش ہے وہ یہ ہے اندھے نے دونوں ہاتھوں میں لاٹھی پکڑ کر زور سے ماری لوگوں نے کہا یہ تو امیر المومنین ہیں اس نے کہا مجھے کون لایا کہا نعیمان۔ اس نے کہا اب نعیمان سے کبھی مدد نہ لوں گا۔

نعیمان نے مکہ کے ایک اعرابی کے پاس شہد دیکھا اسے خرید لیا اور اعرابی کو ساتھ لیے حضرت عائشہ کے دروازہ پر آیا یہاں حضرت کی باری کا دن تھا آواز سے کہا شہد لے لیجئے حضرت نے سمجھا یہ ہدیہ ہے نعیمان وہاں سے چل دیا اعرابی کچھ دیر قیمت آنے کا انتظار کرتا رہا۔ آخر مجبور ہو کر اس نے کہا اگر قیمت نہیں ہے تو شہد واپس کر دو۔ حضرت نے قیمت دیدی اور نعیمان کو بلا کر کہا تو نے ایسا کیوں کیا کہا میں جانتا ہوں کہ شہد آپ کو مرغوب ہے اور اعرابی کے پاس میں نے شہد دیکھا حضرت یہ سن کر ہنسے اور برا نہ مانا۔